# نظــرات

ملکی حالات کے پیش نظر حکومت ہر طرح کے اصلاحی اقدامات کرنے میں کوشاں ہے ۔ معاشرتی بہبود اور اقتصادی خوشحالی کو فروغ دینے کے لئے اصلاحات کی وقتی اور فوری کوششوں کے علاوہ بعض بنیادی اصلاحات کے طویل المیعاد منصوبوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے ۔ اور ان اصلاحات میں سب سے زیادہ اہم اور بنیادی مسئلہ تعلیم کی اصلاح کا مسئلہ ہے ۔ اس لئے کہ تعلیم ہی وہ ذریعہ ہے جس سے افراد کے دل و دماغ کی تربیت ہوتی ہے ۔ اب تک ہمارے ملک میں جس قسم کی تعلیم رائج رہی ہے اس کے متعلق عام تاثر یہی ہے کہ وہ ہمارے عظیم تر دینی و دنیوی مقاصد سے نہ صرف یہ کہ ہم آہنگ نہیں بلکہ الٹے تباہ کن اثرات کی حامل ہے ۔ اس لئے موجودہ نظام تعلیم میں انقلابی تبدیلیاں لانے کی ضرورت ہے ۔

موجودہ نظام تعلیم کی بنیادی خرابی یہ ہے کہ اس میں دینی و اخلاقی تعلیم کا عنصر برائے نام اور محض بے اثر ہے، جب کہ دین اور اسلامی علوم کو ہمارے نظام تعلیم کی اساس ہونا چاہئے تھا ۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں عربی اور دینیات کی تعلیم کا ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ ہر طالب علم کا ذہن اسلامی سانچے میں ڈھل جائے، عملی طور پر اس کی زندگی اسلامی اقدار کا نمونہ ہو، اس کے اندر اسلامی روح اس طرح بیدار ہوجائے کہ وہ خود کو ایک عظیم ملت کا فرد تصور کرے ۔ اس کے اندر یہ شعور پیدا ہو کہ وہ ایک ایسی امت کا رکن ہے جس کو پروردگار عالم نے ایک خاص مشن کی تکمیل کے لئے منتخب کیا ہے ، کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر وکذلک جعلناکم امة وسطاً لتکونوا شہداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شہید اس کا طرہ امتیاز ہے ۔

پورے ملک میں یکساں نظام تعلیم رائج ہونا اس لئے ضروری ہے مختلف علاقوں کے رہنے والوں میں وحدت فکر پیدا ہو۔ وحدت فکر

، تعلیم کے سوا کوئی دوسرا طریقہ موثر کردار ادا نہیں کرسکتا ، دین
وہ کلمہ جامعہ ہے جو مختلف عناصر کو یکجا اور متحد کرتا ہے۔

علوم جدیدہ کو علوم دینیہ کے ساتھ ہم آہنگ بنانا وقت کی ایک اہم ضرورت
۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے ملک کی یونیورسٹیوں کا نصاب تعلیم (کم از کم
، سیکشن میں) حالات حاضرہ کے پیش نظر فرسودہ ہوچکا ہے ۔ یہی حال
، مدارس کے نصاب کا ہے ۔ ان مدارس میں علوم نقلی کو چھوڑ کر علوم
، کا نصاب مکمل تبدیلی کا متقاضی ہے ۔ محکمہ اوقاف نے جامعہ اسلامیہ
سلامی یونیورسٹی کے نام سے جو درسگاہ قائم کی ہے اس کا نصاب ایسا ہونا
ئے کہ اس جامعہ کے محصلین دوسری جامعات کے محصلین کے دوش بدوش
لی کے امتحانات میں بیٹھ سکیں۔ تعلیم کا اولین مقصد یہ ہے کہ طالب علم
صلاحیتیں اجاگر ہوجائیں اور اس کی لیاقت کے سوتے کھل کر وسیع
بائیں ۔ تاکہ عملی زندگی میں ملازمت کے علاوہ دوسرے میدانوں میں
ہاں کارنامے انجام دے سکے ۔

آج کل نئی پود کے ذہنوں پر اثر انداز ہونے والے تین ادارے ہیں ۔
ار ، ریڈیو اور ٹیلیویژن ۔ ان اداروں کو چاہئے کہ تعلیمی مفاد
تفریحی مقاصد پر ترجیح دیں ۔ اب وقت آگیا ہے کہ دوسری اقوام
نقالی کریں تو بھی ان پہلوؤں کو نظرانداز نہ کریں جن سے معاشرے کی
لائی وابستہ ہو، مخرب اخلاق مناظر اور انسانیت کش جرائم کی تشہیر سے
رئی فائدہ نہیں ہوتا ۔ محض نظام تعلیم اور ماحول کی تبدیلی سے خاطر خواہ
برآمد نہیں ہوسکتے ۔ جب تک سب مل کر کوشش نہیں کریں گے
حال کا مقصد پورا نہیں ہوگا ۔ اور چونکہ سب سے بالادست حکومت کی
ہوتی ہے اس لئے سب سے بڑی ذمہ داری حکومت کی ہے ۔ وہی ان مختلف
میں ربط و ہم آہنگی پیدا کر کے ملی مفاد کے حامل اس مقصد کو پورا